Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۱۰ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۰۵

قطعہ

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا)

چند ہی دن کی جدائی ہے یہ مانا، لیکن
بدمزہ ہو گئے یہ دن بخدا تیرے بعد
یہ دعا ہے کہ جدا ہو کے بھی خدمت میں رہوں
زندگی میری رہے وقفِ دعا تیرے بعد

("الفضل" ۸ نومبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ دینی اغراض کے ماتحت کچھ عرصہ کیلئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے

روانگی سے قبل مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کا مختصر بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور وہ اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸ ہجرت (مئی) بروز دوشنبہ بعد نماز عصر تثلیث کے پرستاروں کو خدائے واحد و یگانہ کا پیغام پہنچانے اور انہیں دعوتِ اسلام دینے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے بیرون ملک جانے کی غرض سے بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے جہاں سے اگلے دن ۹ مئی کی دوپہر کو حضور بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان اور مکرم یوسف سلیم صاحب انچارج شعبہ زود نویسی کو بھی حضور کی معیت میں یہ سفر کرنے کا خصوصی فخر حاصل ہوا ہے۔

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ) کو امیر مقامی مقرر فرمایا اور محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور محترم صوفی غلام محمد صاحب کو علی الترتیب امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دینے کا ارشاد فرمایا۔

بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا

ربوہ سے روانگی سے قبل حضور نے نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے متعدد اصحاب نے بھی شرکت کی جو حضور کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور نے منبر پر احباب سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا اب تھوڑی دیر بعد میں بیرونِ ملک جانے کے لئے سفر پر روانہ ہونے والا ہوں جس کے دوران انگلستان میں ہونے والی اس بین الاقوامی کانفرنس میں بھی میں شرکت کروں گا جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم کے مؤقف کی تائید میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کا وہاں پر بڑا چرچا شروع ہو گیا ہے۔ چرچ کی طرف سے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے اور ہمارے لندن مشن کو دھمکیوں پر مشتمل خطوط بھی موصول ہو رہے ہیں لیکن بہرحال ہمیں جو ہدایت قرآن کریم نے دی ہے وہ تو یہی ہے کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ (البقرہ: ۱۵۱) یعنی تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔ چنانچہ اسکے مطابق ہم ان دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور ہماری فطرت میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناکامی کا خمیر ہی نہیں ہے اور دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے چلے جانا ہی ہمارا شعار ہے سو آپ بھی اپنی مسکراہٹوں کو قائم رکھتے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو غیر معمولی طور پر خیر و برکت کا موجب بنائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس ضمن میں بتایا کہ کفنِ مسیح کی تحقیق کے بارہ میں ماہ مئی میں عیسائیوں نے جس کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا تھا اسے غالباً ہماری اِس کانفرنس کی وجہ سے ہی اب ملتوی کر کے ماہ اگست پر ڈال دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس کفن کے بارہ میں کچھ تحریر نہیں فرمایا اور حضورؑ نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح کے صلیب پر نہ مرنے اور زندہ آسمان پر جانے کے متعلق اتنی واضح شہادتیں اور زبردست ثبوت موجود ہیں کہ اگر عیسائی دُنیا کا ایک حصہ اس کفن کو بناوٹی بھی ظاہر کرنے کی کوشش کرے تو بھی دُنیا اب ان کے چکر میں نہیں آسکتی اور نہ ہی ہم اسے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اِس بارہ میں بہت سی زبردست شہادتیں جو انسانی حواس اور عقل سے تعلق رکھتی ہیں ایک عرصہ تک چھپی رہیں اور ان کا چھپا رہنا ہی مقدر تھا جب تک کہ وہ وجود ظاہر نہ ہوتا جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاسرِ صلیب قرار دیا اور جب وہ مبعوث ہو گیا تو اب دُنیا کی کوئی طاقت ان کے غلط عقیدہ کو قائم نہیں رہنے دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہرحال دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کے اور قلوب کو محبت کے ساتھ جیتنے کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا بھی ہر آن حافظ و ناصر ہو اور اِس سفر میں میری اور میرے رفقاء کی بھی حفاظت کرے اور رُوح القدس کے ساتھ ہماری نصرت فرمائے اور اس کانفرنس کو اسلامی برکات کے انتشار اور معجزانہ جلووں کے اظہار کے لحاظ سے بہت ہی برکتوں والا بنائے۔ آمین

اِس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد چھ بجے شام حضور قصرِ خلافت سے (جہاں بہت سے مقامی اور بیرونی احباب حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے) بذریعہ کار لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں مقبرہ بہشتی میں تشریف لے جا کر حضور نے حضرت اماں جان اور حضرت مصلح موعودؓ کے مزاروں پر دعا فرمائی۔ احبابِ جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دینی سفر میں ہر طرح حضور کا اور حضور کے رفقائے کار کا حافظ و ناصر ہو اِس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور حضور کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲؍جمادی الثانی ۱۳۹۸ھ
۱۰؍ہجرت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناممکن کو ممکن میں بدلنے والا آسمانی آلہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍مئی ۱۹۷۸ء میں اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کے ضمن میں احباب جماعت کو ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ کے خلاصہ مطبوعہ الفضل ۶؍مئی ۱۹۷۸ء کی رو سے فرمایا کہ:-

"اُس زمانہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جبکہ دنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا نقشہ عملاً نظر آجائے ہم پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اپنی حقیر کوششوں کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ عاجزانہ اور متضرعانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکیں اور اس سے مدد و نصرت طلب کریں۔"

اسی ضمن میں حضور نے عنقریب جماعت احمدیہ کی طرف سے انگلستان میں منعقد ہونے والی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے اور احباب کو اس کانفرنس کے بطریق کامیاب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا:-

"ہم اس سلسلہ میں جو حقیر کوششیں کر رہے ہیں ان میں سے ایک کوشش وہ کانفرنس بھی ہے جو عنقریب انگلستان میں منعقد ہو رہی ہے اور جس کا میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔ وہاں اس کانفرنس کا بڑا چرچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں فرمایا ہے کہ بغیر دلیل کے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بنا لیا ہے مگر آخری زمانہ میں دلائل کے ساتھ اُن کے زور کو توڑا جائیگا اور وہ اپنے منصوبوں میں ناکام رہیں گے۔ آج ایک طرف تو مخالفین اسلام اپنی ساری تدابیر اور سارے اموال کو بروئے کار لا رہے ہیں لیکن دوسری طرف غلبہ اسلام کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی نظر آ رہا ہے اور ہمیں خوب علم ہے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے لیکن قربانیوں، ایثار اور عاجزانہ دعاؤں کے بعد ہی یہ انقلابی تغیر رونما ہو سکتا ہے اور باطل کی جو شکست آج بظاہر ناممکنات میں سے معلوم ہوتی ہے وہ عاجزانہ دعاؤں، دعاؤں اور دعاؤں کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ ممکن بن جائے گی۔"

اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو جس امر کی طرف توجّہ دلا کر اُس کی اہمیت ذہن نشین کرائی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اُس کے وعدوں کے بموجب اس آخری زمانہ میں اسلام تو ساری دنیا میں غالب آئے گا اور ضرور آئے گا، دنیا کی کوئی طاقت اس کے موعودہ غلبہ کے ظہور کو روک نہیں سکتی لیکن ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم مقدور بھر کوشش کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ زور دعاؤں پر دیں کیونکہ یہ انقلابی تغیر کہ ادیانِ باطلہ کی کامل شکست کے نتیجہ میں اسلام ساری دنیا میں عملاً غالب آجائے ہماری عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ ہی ظہور میں آئے گا۔

اندریں صورت ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غلبہ اسلام کے لئے جو بظاہر حالات ناممکنات میں سے نظر آتا ہے عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کریں اور ان دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں کیونکہ غیر ممکن کو ممکن میں بدلنے کا ایک ہی آلہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کیا ہے اور وہ ہے دعا۔ اسی لئے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

پھر ان ایام میں خاص طور پر ہمیں اُس کانفرنس کی کامیابی اور غلبہ اسلام کے تعلق میں اس کے خوشکن نتائج کے لئے بھی پوری توجہ اور انہماک سے دعائیں کرنی چاہئیں جو جون کے اوائل میں انگلستان میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ تا الوہیت مسیح کے بُت کو پاش پاش کر کے وہاں توحید خالص کی منادی کی جائے اور اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانامؐ کے ذریعہ وہاں غلبہ اسلام کی راہ ہموار ہو اور مغرب میں نیرِ اسلام اس شان سے طلوع ہو کہ وہاں کی سرزمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے۔

پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم ان ایام میں خصوصیت سے وہ خاص دعائیں بھی کریں جو حضور ایدہ اللہ نے مذکورہ خطبہ جمعہ کے آخر میں بلند آواز سے کیں اور جن کے اختتام پر مسجد اقصیٰ ہزاروں احباب کے دلوں سے بے اختیار اُٹھنے اور زبانوں سے ادا ہونے والی "آمین" کی دھیمی آوازوں سے گونج اُٹھی۔ ہم وہ خاص اور نہایت ہی اہم دعائیں حضور ہی کے الفاظ میں یہاں درج کر کے اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"موجودہ ایام میں ضروری ہے کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں۔ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں میرا اور میرے رفقاء کا حافظ و ناصر ہو اور وہ ہر آن آپ سب کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آپ کو ہر شر سے، ہر بیماری اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔ خدا کرے کہ آپ ہمارے لئے بھی اور اپنے لئے بھی مقبول دعاؤں کی توفیق پائیں، آمین۔"

منظوم فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعائے گریۂ شاں خارق السّما باشد

چساں تو قدر شناسی خصالِ مرداں را ؎ کہ خصلتے ہمہ چوں خصلتِ نسا باشد
تُو جوانمردوں کے اخلاق کی قدر کیا پہچان سکتا ہے کہ تیری تو سب خصلتیں عورتوں کی سی ہیں

بہ جاہ جہاں نزدِ شاں ہیچ است ؎ کہ پیشِ چشمِ تو یک خس زبوریا باشد
اُن کے نزدیک دنیا اور دنیا کی عزت ایسی حقیر چیز ہے جیسے تیری نظر میں بوریے کا ایک تنکا

قمر مقابلہ بارُوئے شاں نیارد کرد ؎ کہ نورِ او ز خور ایں نور از خدا باشد
چاند ان کے مُنہ سے مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا نور سورج سے ہے اور ان کا نور خدا سے

بحضرتِ صمدی آبروے دارند ؎ دعائے گریۂ شاں خارق السّما باشد
یہ لوگ بارگاہِ صمدی میں عزت والے ہیں اور ان کی آہ و زاری کی دعا آسمان کو چیر دیتی ہے

رمد ز صحبتِ شاں جذبہ ہائے تاریکی ؎ دمد ز گلشنِ شاں آنچہ دلکشا باشد
ان کی صحبت میں رہ کر گناہ کا جذبہ بھاگ جاتا ہے اور ان کے چمن میں وہ بہار جوش مارتی ہے جو مفرحِ دل ہے

ہزار جہد کنی زر نگردد ایں مسِ نفس ؎ مگر بدوستیٔ شاں کہ کیمیا باشد
تو ہزار کوشش کر یہ نفس کا تانبا سونا نہیں بنے گا مگر ان کی دوستی سے جو کیمیا کا اثر رکھتی ہے یہ بات ہو سکتی ہے

اگر تو خود بگریزی وگرنہ ممکن نیست ؎ کہ سایۂ کرمِ شاں ز تو جدا باشد
اگر تو آپ ہی اُن سے بھاگے تو خیر۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ان کی مہربانی کا سایہ تجھ سے الگ ہو جائے

غبارِ حرص و ہوا را بزیرِ پا بکنند ؎ کہ ترکِ دوست زبہرِ ہوا جفا باشد
یہ لوگ حرص و ہوا کے غبار کو پیروں میں مسل ڈالتے ہیں کہ اپنی خواہش کی خاطر دوست کو ترک کرنا بڑا ظلم ہے

مرا مربّی من ایں گروہ خود کرد است ؎ بجذبۂ کہ نہ حدش نہ انتہا باشد
میرے مُربّی نے مجھے اس اپنے گروہ میں داخل کیا ہے ایسے جذبہ کے ساتھ جس کی حد و انتہا نہیں

(تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق باللہ

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

سیرت سے مراد کسی انسان کی وہ حالت ہے جس پر وہ اپنی زندگی اس دنیا میں بسر کرتا ہے۔ یہ حالت ہر انسان کی مختلف ہوتی ہے لیکن بنیادی طور پر ہم اس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اوّل: وہ حالت ہے جسے ہم طبعی حالت کہیں گے۔ یعنی انسان اپنے اعمال کی بجا آوری میں محض جذباتِ طبعیہ کا پابند ہوتا ہے اور طبعی طور پر اور طبعی تقاضوں کی تکمیل کے لئے وہ اعمال اس سے ظاہر ہوتے ہیں انسانی عقل اور کوشش کا اس میں کوئی خاص دخل نہیں ہوتا اور نہ اس کے لئے کسی خاص غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انسان ان وظائفِ طبعیہ کی بجا آوری کے وقت جب تک کہ وہ عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہ چلے بہت حد تک حیوانی زندگی سے مشابہت رکھتا ہے اس لئے ان اعمال کے نتیجہ میں خواہ وہ بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہوں یا برے اللہ تعالیٰ کے حضور وہ کسی جزا یا سزا کا مستحق قرار نہیں پاتا۔

دوم: وہ حالت ہے جسے ہم اخلاقی حالت کہیں گے یعنی جب انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ اپنی طبعی حالتوں میں اپنی مرضی سے تصرف کرتے ہوئے زندگی بسر کرنے لگتا ہے چونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خلعتِ عقل سے سرفراز فرماتے ہوئے اپنے اعمال میں ایک حد تک صاحبِ اختیار بنایا ہے۔ اس لئے اس کے اختیار کے نتیجہ میں انسان کی اس اخلاقی حالت کی آگے پھر دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

اوّل: وہ اخلاقی حالت ہے کہ جس میں انسان اپنی مرضی سے صراطِ مستقیم کو چھوڑتے ہوئے ایسے اعمال اور اخلاق کو ظاہر کرتا ہے کہ جنہیں ہم اخلاقِ بد یا اخلاقِ سیئہ کہیں گے۔

دوم: وہ اخلاقی حالت ہے کہ جس میں انسان اپنی مرضی سے صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے ہوئے ایسے اعمال اور اخلاق کو ظاہر کرتا ہے جنہیں ہم اخلاقِ نیک یا اخلاقِ حسنہ کہیں گے۔

انسان جب اپنے اختیار کو کام میں لاتے ہوئے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کرتا اور غلط راہ پر چل پڑتا ہے تو اس کا پہلا پھل اس کو یہ ملتا ہے کہ شیطان اس کا ساتھی اور دوست بن جاتا ہے اور وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے کہ جب وہ مسلسل اسی راہ پر چلتا رہتا ہے اور اسی غلط راہ پر چلنے کو اپنا مسلک بنا لیتا ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے اپنی عقل اور استعداد کی حد تک شیطان سے مکمل مماثلت اختیار کر لیتا ہے اور اس طرح خود ہی ایک مجسم شیطان بن جاتا ہے مگر اس کے برعکس جب ایک انسان خدا تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنا لیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال اور اخلاق کو ظاہر کرتا ہے تو اس کا پہلا پھل اس کو یہ ملتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کا ساتھی اور دوست بن جاتا ہے اور اس کے ملائکہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں جو نیک راہوں پر چلنے اور بری راہوں سے بچنے میں اس کی مدد کرتے ہیں اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقتِ حقیقی اس کو حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر جب وہ مستقل مزاجی سے ان نیک اعمال پر کاربند رہتا ہے اور سستی اور غفلت سے کام نہیں لیتا تو پھر وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی عقل اور استعداد کی حد تک مثیل قرار پاتا ہے اور ایک ایسے آئینے کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس سے ان پاک چہروں کو آسانی سے دیکھا اور شناخت کیا جا سکے۔

پس معلوم ہوا کہ انسان کی اصل سیرت اس کے وہ اعمال اور اخلاق ہی ہیں جو وہ عقل اور معرفت کے زیر سایہ اپنی طبعی حالتوں میں اپنی مرضی سے تصرف کرتے ہوئے بجا لاتا ہے اگر اس کے یہ اعمال اور اخلاق اچھے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کے نتیجہ میں ہوں گے تو اس کی سیرت نیک اور پاک اور قابلِ تقلید ہوگی اور خدا تعالیٰ اس کا ساتھی اور دوست ہوگا اور اس کو اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کے شرف سے مشرف فرمائے گا اور اگر اس کے یہ اعمال اور اخلاق برے اور صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہوں گے تو اس کی سیرت بری اور ناقابلِ تقلید ہوگی اور شیطان اس کا دوست اور ساتھی ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

پس یہ وہ صحیح نقطۂ نظر اور درست طریق ہے کہ جس سے ہم کسی ایسے شخص کی سیرت کے اصل مقام کو آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی خاص منصب پر فائز ہونے کا مدعی ہے اور یہ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیسا تعلق ہے۔

سو اسی نقطۂ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور سب سے پہلے آپ کے بچپن کے زمانہ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ آپ کو اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی خدا تعالیٰ کی طرف ایسی رغبت تھی جیسی کہ بچے کو اپنی ماں کی طرف ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کے سوانح نگار حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آپ بچپن میں اپنے ایک ہم عمر سے جس سے آپ کھیلا کرتے تھے اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ دعا کر خدا میرے نماز نصیب کرے۔"

اب ظاہر ہے کہ کسی بچے کا اپنے بچپن کے زمانہ میں ہی جبکہ اکثر بچوں کو کھانے پینے اور کھیل کود کے سوا اور کوئی شغف نہیں ہوتا یہ خواہش کرنا کہ خدا تعالیٰ اسے نماز کی توفیق عطا کرے اس کی پاکیزگی فطرت اور اس کے خدا تعالیٰ سے قلبی لگاؤ اور محبت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ بچہ بڑا ہو کر یقیناً خدا تعالیٰ سے خاص تعلق رکھنے والا [illegible] برگزیدہ بندہ ہوگا۔ مثل مشہور ہے "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" یعنی جو خوبیاں اور صلاحیتیں کسی نیک اور خدا رسیدہ انسان [illegible] میں بالقوہ پائی جاتی ہیں۔ ان کا کچھ کچھ اظہار اس کے بچپن کے زمانہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور ایک فہم و فراست رکھنے والا انسان بسا اوقات اپنے نورِ فراست سے قبل از وقت ہی یہ اندازہ کر لینے میں بہت حد تک کامیاب ہو جاتا ہے کہ یہ بچہ بڑا ہو کر کن اوصاف اور خوبیوں کا مالک ہوگا چنانچہ آپ کے اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی اس قسم کے پاکیزہ خیالات کا نتیجہ یہ تھا کہ جو سمجھدار اور نورِ فراست رکھنے والا شخص آپ کو دیکھتا وہ آپ کے خیالات کی پاکیزگی اور آپ کی علوِ استعداد کا فوراً قائل ہو جاتا۔ چنانچہ ایک احمدی شیخ میاں محمد حسین صاحب سکنہ بلوچستان کی روایت ہے کہ:۔

"مجھے مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی غلام رسول صاحب قلعہ میہاں سنگھ کے پاس گئے اور اس وقت حضورؑ ابھی بچہ ہی تھے اس مجلس میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں باتوں باتوں میں مولوی غلام رسول صاحب نے جو ولی اللہ صاحب کرامات تھے فرمایا۔ اگر اس زمانہ میں کوئی نبی ہوتا تو یہ لڑکا نبوت کے قابل ہے۔ انہوں نے یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہی۔ مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں خود اس مجلس میں موجود تھا۔"

(منقول از روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد ۱۰، ص ۱۵۰ بحوالہ حیاتِ طیبہ)

اس روایت سے یہ امر بخوبی واضح ہے کہ آپ میں اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی رشد و ہدایت اور تقویٰ و طہارت کے ایسے آثار پائے جاتے تھے کہ جن کو دیکھنے والا آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا اور جو آپ کے خدا تعالیٰ سے خاص قسم کے قلبی لگاؤ کو ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کا خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں کہ:۔

"ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیرخوار"

یعنی مجھے تو بچپن کے زمانہ سے ہی تیرے ساتھ ایسی محبت و الفت ہے جیسی کہ بچے کو اپنی ماں سے ہوتی ہے

بلکہ اگر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی یہ محبت والفت اس سے بھی بڑھ گئی اس لئے کہ بچے کا اپنی ماں سے محبت وپیار کا تعلق تو ایک طبعی تعلق ہے لیکن خداتعالیٰ سے کسی کا محبت وپیار کا تعلق ایک روحانی تعلق ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ روحانی تعلق کو طبعی تعلق پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ طبعی تعلق تو ایک عارضی اور مٹ جانے والی چیز ہے اور اس کا زیادہ سے زیادہ عرصہ انسان کی طبعی عمر تک محدود ہے لیکن روحانی تعلق ایک ایسا تعلق ہے کہ جس میں خداتعالیٰ کی شمولیت کی وجہ سے دوام پایا جاتا ہے یعنی خداتعالیٰ چونکہ ہمیشہ قائم رہتا ہے اس لئے انسان کا یہ تعلق بھی اس کے ساتھ ہمیشہ قائم رہے گا اور اس کے مٹنے اور ختم ہونے کا کسی صورت میں بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پس بہرصورت آپؑ کا خداتعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ عرض کرنا کہ اے خدا میں نے اپنے عہد طفلی سے ہی تیرے سایۂ رحمت میں پرورش پائی ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو اپنے بچپن کے زمانہ سے خداتعالیٰ سے محبت وپیار تھا۔ ایک ایسا پیار جیسا کہ بچے کو اپنی ماں سے ہوتا ہے اسی لئے اس کا نتیجہ یہ تھا کہ پھر خداتعالیٰ بھی اس کے جواب میں آپؑ سے محبت وپیار کا وہی سلوک کرتا رہا جو ایک مہربان ماں کو اپنے پیارے بچے سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت آپؑ کے اس الہام سے بھی ملتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ آپؑ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
وَلَدِیْ"

(حقیقۃ الوحی ص۸۹)

کہ اے میرے بندے تو مجھ سے
ایسا ہے جیسے میرا بیٹا۔

یعنی میرا تیرے ساتھ محبت وپیار کا تعلق ایسا ہے جیسا کہ بیٹے کا اپنی ماں سے اور ماں کا اپنے بیٹے سے ہوتا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جس طرح بیٹا اپنی ماں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اپنی جسمانی تربیت کو حاصل کرتا ہے اسی طرح خداتعالیٰ کے ساتھ کسی کا اس قسم کا تعلق اس کی روحانی تربیت وترقی کا موجب بنتا ہے اور یہی وہ اصل نکتہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محولہ بالا شعر میں توجہ دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ اس کی تصدیق کی ہے کہ آپؑ کو جو اس قدر کثرت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی روحانی اور جسمانی نعمتوں سے حصہ عطا فرمایا ہے تو یہ درحقیقت سب کچھ خداتعالیٰ کے ساتھ اس محبت و پیار کے تعلق کی وجہ سے تھا کہ جو بچپن سے آپؑ کو اس کے ساتھ تھا۔

چنانچہ آپؑ اپنے اس تعلق باللہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتے ہیں

"کہ عمریست ترک خویش و پیوند
دگر از دستِ تو دشوار"

(درثمین فارسی)

کہ اے خدا اس بات کو ایک
عمر گزر چکی ہے کہ ہم نے اپنے
عزیزوں اور رشتہ داروں سے
ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر لیا
ہوا ہے مگر اے خدا تیرے بغیر
تو ہمارے لئے ایک لحظہ گزارنا
بھی مشکل ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آپ کو فی الواقعہ اپنے بچپن کے زمانہ سے ہی خداتعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا تعلق اور پیوند تھا جیسا کہ بچے کو اپنی ماں سے ہوتا ہے۔

اس کے بعد جب آپ پر جوانی کا زمانہ آیا اور آپ سولہ سترہ سال کی عمر کو پہنچے تو آپؑ کے والد بزرگوار نے آپ کی شادی آپؑ کے سگے ماموں مرزا جمعیت بیگ مرحوم کی صاحبزادی حرمت بی بی سے کر دی یہ آپؑ کی پہلی شادی تھی جس کے نتیجہ میں آپؑ کے ہاں دو فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب بالترتیب ۱۸۵۳ء اور ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے۔

مگر اس شادی اور زمانہ جوانی کے باوجود کہ جس میں اکثر نیک اور تقویٰ و طہارت اختیار کرنے والے لوگوں پر بھی کچھ نہ کچھ غفلت کا وقت ضرور آ جاتا ہے آپؑ کو خداتعالیٰ سے جو محبت وپیار کا تعلق تھا اس میں کوئی فرق نہ آیا اور آپؑ کی اپنے محبوب حقیقی کے ذکر کے لئے عزلت پسندی اور خلوت نشینی کی عادت بدستور جاری رہی۔ بلکہ پہلے سے بھی بڑھ گئی اور آپؑ اپنے رب اور محسن حقیقی کی یاد اور اس کے پاک کلام کے مطالعہ میں پہلے سے بھی زیادہ محو اور مستغرق رہنے لگے۔

قادیان کے پاس رہنے والا ایک ہندو جاٹ اکثر بیان کیا کرتا تھا کہ میں مرزا صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا۔ میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس بڑے مرزا صاحب سے ملنے کے لئے آتا تو وہ باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر صاحب) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا وہ جواب دیتے ہیں کہ:۔

"ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام احمد سے چھوٹا ہے تو سہی پردہ تو الگ ہی رہتا ہے"

...... پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے۔ چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلے پر بیٹھ جاتے اور آپ کی یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے کہ اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا۔ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے اور نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو کسی مسجد میں تمہیں ملاں کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آ ہی جایا کریں گے۔ مگر پھر وہ ہندو جاٹ بڑے تعجب اور افسوس سے کہتا کہ آج وہ زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ کیا بادشاہ بنا بیٹھا ہے اور سینکڑوں آدمی اس کے در کی غلامی کے لئے دور دور سے آتے ہیں۔

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۳۱)

گویا ایک وہ وقت تھا کہ جب آپ کے عزیز واقارب آپؑ کو اپنے وقت کا زیادہ عرصہ مسجد میں گزارنے کی وجہ سے بیکار آدمی سمجھتے تھے اور مسیتڑ کے نام سے پکارتے تھے۔ مگر اس کے بعد ایک وہ وقت بھی آیا کہ جب نعوذ باللہ اسی بیکار سمجھے جانے والے آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں اور انعامات سے اس قدر نوازا کہ خود اس کے دستر خوان پر سینکڑوں آدمی پلنے لگے اور اس کے در کی غلامی کے لئے لوگ دور دور سے آنے لگے چنانچہ آپؑ اپنی اس پہلی حالت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں:۔

"لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ"

کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے اور آج یہ حالت ہے کہ سینکڑوں خاندان خداتعالیٰ کے فضل سے خود میرے دستر خوان پر پل رہے ہیں۔

گویا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح آپؑ کی غیر معمولی تائید ونصرت فرما کر یہ ثابت کیا کہ آپ کے خاندان کے جو لوگ آپ کو زیادہ عرصہ مسجد میں رہنے کی وجہ سے بے کار آدمی سمجھتے تھے اور اس سبب سے آپؑ کو کھانا وغیرہ بھی اچھی طرح نہیں بھجواتے تھے وہ غلطی پر تھے کیونکہ آپؑ کا زیادہ عرصہ مسجد میں رہنا کسی بیکاری سستی یا غفلت کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ آپؑ کو فی الواقعہ اپنے محسن حقیقی سے محبت والفت تھی اور اس وجہ سے آپ نہیں چاہتے تھے کہ کسی وقت بھی اس کے گھر سے علیحدہ ہوں۔

الغرض آپ پر بھی جوانی کا زمانہ آیا اور آپ کی سولہ سترہ سال کی عمر میں شادی بھی ہو گئی تھی اور پھر آپ کو اپنے علاقہ کے سب سے بڑے رئیس خاندان کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے اور بھی بہت سی سہولتیں حاصل تھیں۔ مگر ان سب دنیاوی نعمتوں اور سہولتوں کے باوجود کہ جن کے نتیجہ میں اکثر لوگ صراط مستقیم سے بھٹک جایا کرتے ہیں آپ کے تعلق باللہ میں کوئی فرق نہیں آیا اور آپؑ خداتعالیٰ کے ساتھ اپنے اس تعلق محبت میں بدستور کسی روک کو خاطر میں لائے بغیر دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہی چلے گئے۔ ہمارے پیارے آقا سردار کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ"

کہ انسان اپنے قلبی تعلقات کے اعتبار سے ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور عملاً اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کے قرب اور ملاقات کا متمنی رہتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اپنے محبوب کے پاس گزارے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فی الواقعہ اپنے محبوب حقیقی سے محبت والفت تھی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

"در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ مے خواہم از تو نیز توئی"

(درثمین فارسی ص۱۳)

کہ دونوں جہانوں میں مجھے تو ہی پیارا ہے یعنی تجھ سے زیادہ مجھے اور کوئی چیز عزیز نہیں ہے اور جو کچھ میں تجھ سے چاہتا ہوں وہ بھی تو ہی ہے۔ اس لئے آپ کا اپنی جوانی کے زمانہ میں بھی زیادہ وقت مسجد میں گزرتا تھا اور اسی طرح آپؑ اپنے آقا ومولیٰ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے صحیح معنوں میں مصداق ہیں کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"رَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا
بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ
حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ"

(ترمذی)

کہ وہ آدمی خداتعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت کے سایہ میں رہتا ہے کہ جو مسجد سے اس حالت میں نکلتا ہے کہ وہ خود مسجد سے باہر آ جاتا ہے مگر اپنے دل کو مسجد میں لٹکا ہوا چھوڑ آتا ہے اور اس کو اس وقت تک اطمینان حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ دوبارہ واپس مسجد نہ چلا جائے۔

(باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات کی اگلی فہرست کا باقی حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ابھی تعمیر کا کام جاری ہے۔ تمام لجنات مزید چندہ وصول کرنے کی کوشش کریں اور جن بہنوں نے ڈیڑھ سو، دو سو یا ڈھائی سو روپیہ دیا ہے ان کو مزید چندہ دینے کی تحریک کریں تا ۳۰۰/- ہونے پر ان کے نام کندہ کروائے جا سکیں۔ سب لجنات کوشش جاری رکھیں تا آئندہ جلسہ سالانہ تک مہمان خانہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ	اماء اللہ	چک ۴۵ ج ب سرگودھا	۱۰ــــ۰۰
//	//	رلیوکے سیالکوٹ	۴۵ــــ۰۰
//	//	چک ۸۷ شمالی سرگودھا	۶۱ــــ۰۰
//	//	راجن پور	۵۵ــــ۰۰
//	//	اڈہ چھبیل	۳۵ــــ۰۰
//	//	چک ۲۶۱ فیصل آباد	۱۰ــــ۰۰
//	//	کوٹلی آغاخان سیالکوٹ	۷۵ــــ۰۰
//	//	ساہو والہ	۲۵ــــ۰۰
//	//	چک ۴۳ جنوبی	۵ــــ۰۰
//	//	حویلی مجوکہ	۵۰ــــ۰۰
//	//	سادھوکے گوجرانوالہ	۲۰ــــ۰۰
//	//	چک ۱۱/۴۳ شیخوپورہ	۵ــــ۰۰
//	//	باٹا پور ۔ لاہور	۹۵ــــ۰۰
//	//	گوٹھ چوہدری غلام محمد چیمہ	۸۰ــــ۰۰
//	//	ادرحمہ	۸۲ــــ۰۰
//	//	کوٹ مومن	۵ــــ۰۰
//	//	بھابڑہ	۸۵ــــ۰۰
//	//	چک ۸۷ شمالی	۳۳ــــ۰۰
//	//	چک ۳۵ جنوبی	۱۰۵ــــ۰۰
//	//	روہتاس ۔ جہلم	۱۰ــــ۰۰
//	//	واہ کینٹ	۵۰ــــ۰۰
//	//	مورو نواب شاہ	۱۵ــــ۰۰
//	//	لودھراں	۳۰ــــ۰۰
//	//	کلسیاں	۷۰ــــ۰۰
//	//	چک 170/T.D.A مظفرگڑھ	۶۰ــــ۰۰
//	//	ڈیرہ غازیخان	۷۵ــــ۰۰
//	//	بھوں	۳۵ــــ۰۰
//	//	موہلن کے چٹھہ	۱۲ــــ۰۰
//	//	رلیوکے سیالکوٹ	۳۰ــــ۰۰
//	//	چک 3/S.L شیخوپورہ	۵ــــ۰۰
//	//	چک 170/10.R ملتان	۹۳ــــ۰۰
//	//	سرائے عالمگیر	۲۱ــــ۰۰
//	//	قندھار سنگھ رحیم یار خان	۱۰ــــ۰۰
//	//	احمد آباد جنوبی	۷۰ــــ۰۰
//	//	پنجند ۔ کیمبلپور	۱۳ــــ۰۰
//	//	چک 5/3.L جھنگ	۴۰ــــ۰۰
//	//	چک ۴۱۷ جھنگ	۱۵ــــ۰۰
//	//	ورکاں کلاں گجرات	۲۰ــــ۰۰
//	//	چک ۱۶۹ گرمولہ شیخوپورہ	۷۵ــــ۰۰
//	//	چشتیاں	۲۰ــــ۰۰
//	//	ہری پور ہزارہ	۱۳۹ــــ۰۰

دعائے مغفرت

مکرم شیخ غلام محمد صاحب بزاز فیصل آباد کی والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اللہ بخش صاحب مرحوم تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۲۸ بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مقامی جماعت کے احباب نے مسجد احمدیہ کریم نگر فیصل آباد میں نماز جنازہ ادا کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد از راہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(میاں مبارک احمد سیکرٹری زکوٰۃ جماعت احمدیہ فیصل آباد)

قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر کے جملہ ممبران اپنے ہنگامی اجلاس میں مکرم ملک محمود احمد صاحب انکم ٹیکس آفیسر سابق قائد شہر کی ہمشیرہ محترمہ (بنت مکرم ملک عبدالجلیل صاحب عشرت) کی اچانک المناک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اور مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخلہ نصیب کرے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خصوصاً محترمہ مرحومہ کے دونوں عزیز بچوں کا خود نگہبان ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر)

پتہ درکار ہے

مکرم نجیب اللہ خاں صاحب ولد چوہدری خان بہادر صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۵۸ کا موجودہ ایڈریس نظارت ہذا کو درکار ہے۔ اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو وسعت دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

هو الشافی
نرخنامہ ادویہ
حبوب مفید اٹھرا ۲۸/-
اکسیر اولاد نرینہ ۳۰/-
تریاقِ معدہ ۲/- ، ۴/- ، ۱۲/-
اکسیر پائیوریا ۴/۵۰
مفید منجن ۲/۳۵
تریاقِ بواسیر ۱۰/-
علاوہ محصول ڈاک
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

مشہور مجربات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق
حب اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں " تیس روپے
زدجام عشق (یکماہ کیلئے) تیس روپے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ نمبر ۱۹
فون ۴۴۴۴ ۔ ۷
ربوہ ۔ فون ۶۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"ہم اس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ غلبۂ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے بہرحال پورے ہوں گے۔"

نیز فرمایا:-

"صبر و استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہو۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

حصہ آمد کے موصی احباب

فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال ۷۸-۷۷ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں جن احباب کے فارم اصل آمد پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے پُر کر کے واپس نہ بھجوائے ہوں مہربانی کر کے وہ پُر کر کے واپس بھجوائیں۔

یہ امر مدِّ نظر رہے کہ موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان کے فارم ہائے اصل آمد پُر ہو کر موصول ہونے پر ہے۔

جن احباب کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس نہیں آئے انہیں دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھی فارم اصل آمد بھجوائے گئے ہیں کیونکہ ان کی طرف سے گذشتہ کئی سالوں سے ان کی آمد معلوم نہیں تھی۔ بعض موصیوں نے فارم پُر کر کے واپس بھجوا دئے ہیں لیکن کچھ احباب کی طرف سے فارم پُر ہو کر نہیں ملے۔ چند روز انتظار کرنے کے بعد ان کا معاملہ زیر ریزولیوشن ۱۹۳ / ۵۸-۱۱-۲۰ مجلس کارپرداز میں پیش کر دیا جائے گا۔ اگر مجلس نے ان کی وصیت منسوخ کر دی تو اس کی تمام تر ذمہ داری موصیوں کی اپنی ہوگی دفتر اس سے بری الذمہ ہوگا۔

نوٹ:- وہ موصی احباب جو نقل مکانی کر گئے ہوں اور دفتر کو انہوں نے اپنا تبدیل شدہ ایڈریس نہیں بتایا وہ ازراہِ مہربانی اپنا موجودہ مکمل ایڈریس دفتر کو بھجوا دیں تا خط و کتابت میں دقت نہ ہو۔

تمام امراء کرام، صدران جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبات مجالس موصیان سے التماس ہے کہ تمام موصیوں کو مندرجہ بالا اعلان سنا دیا جائے اور اچھی طرح سے سمجھا دیا جائے۔ اسی طرح تمام سیکرٹریان بیت المال و مربیان کرام سے بھی التماس ہے کہ اپنے حلقہ کے موصیان کو جمع کر کے مندرجہ بالا امر کی اہمیت اچھی طرح سے ان پر واضح فرما دی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۷۸/۳/۲۲ بروز بدھ خاکسار کی بیٹی عزیزہ زاہدہ پروین کا نکاح عزیزم منصور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب آف ڈنیوں تحصیل ڈسکہ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(خاکسار الطاف حسین چوہدری سنت نگر لاہور)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم مرزا برکت علی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ مارچ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تین چار روز ہوئے پلستر کھولنے سے معلوم ہوا کہ ابھی ہڈی مکمل طور پر جڑی نہیں جس سے تشویش بڑھ گئی ہے۔

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

تحریک جدید کے سالِ رواں ۴۴/۴۳ میں معاونینِ خاص کے معیار کی قربانی کرنے والے مخلصین کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں:-

۱۔	مکرم میجر عبد المجید صاحب	صدر پشاور	۱۰۰۱/-
۲۔	مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	"	۱۱۰۰/-
۳۔	مکرم الحاج بختیار احمد صاحب کمشنر	"	۱۰۲۶/-
۴۔	" ڈاکٹر حاجی رشید احمد خاں صاحب	"	۱۱۰۰/-
۵۔	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مع لواحقین	"	۱۱۰۰/-
۶۔	" ڈاکٹر منظور احمد خاں صاحب	بازید خیل	۲۸۶۰/-
۷۔	" پروفیسر محمد اقبال خاں صاحب	"	۱۱۰۰/-
۸۔	" ڈاکٹر عزیز الدین صاحب مع لواحقین	پبّی	۱۱۹۲/-
۹۔	" حکیم فضل محمد صاحب دار الفضل میڈیکل ہال	"	۱۰۳۰/-
۱۰۔	" ڈاکٹر عبد القیوم صاحب	نوشہرہ	۱۳۵۰/-
۱۱۔	" میجر رفیق احمد صاحب	"	۱۰۱۵/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کی بڑی دختر تھیں (والدہ ملک رشید احمد طیب و عزیز منصور احمد مربی بہاولپور) ۸ مئی ۱۹۷۸ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار ملک غلام احمد ارشد)

ناظمینِ اضلاع مجالس انصار اللہ

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل ناظمینِ اضلاع کا تقرر دسمبر ۱۹۷۹ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر مبارک کرے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام متعلقہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ناظمینِ اضلاع سے مکمل تعاون فرماویں۔

۱۔	مکرم میاں ناصر علی صاحب	ناظم ضلع جھنگ
۲۔	" چوہدری عبد المجید صاحب ایڈووکیٹ	نائب ناظم ضلع جھنگ
۳۔	" نعیم احمد خاں صاحب	ناظم ضلع کراچی

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میرا لڑکا مرزا منیر احمد بھی ۱۲ اپریل سے تیز بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں مریضوں کو صحت کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا فضل الرحمٰن
۱۹/۲ دار البرکات ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۲